

تعارف و تبصرہ

اندلس میں علوم فرمان کا ارتقان پروفیسر محمد لیں مظہر صدیقی ندوی

شعبہ اسلامک اسٹڈیز، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

سن اشاعت ۱۹۹۸ء، صفحات ۲۸۸ قیمت درج نہیں

اسلامی تاریخ کا ذکر ہو تو نامکن ہے کہ اندلس فرماؤش ہو جائے۔ وہ اسلامی تاریخ کا جزو لازم ہے۔ یہاں مسلمانوں کے علمے اور حکماء کے ساتھ اسلامی اقدار اور قوانینِ عدل و انصاف ہی نہیں پہنچ بلکہ جزاً اور مصروف تام سے اسلامی علوم و معارف بھی منتقل ہونے شروع ہو گئے اور بہت جلد اس نے اسلامی علوم کے ایک اہم مرکز کی حیثیت اختیار کری۔ تفسیر، حدیث، سیرت، تاریخ، فقہ، فلسفہ و کلام اور عربی ادب یعنی تمام علوم اسلامیہ کا ہر طرف چرچا ہوتے لگا اور ایسی نادر روزگار خوشیتیں ابھرنے لگیں جیسیں اپنے فن میں استناد اور رامانت کا درجہ حاصل تھا۔ قاضی عیاض، محدث ابن بطال، علامہ ابن عبدالبر، قاضی ابن رشد، قاضی ابن القیم علامہ شاطبی، ابو حیان اندلسی، ابن الحاج اور کس کے نام لیے جائیں کہ ان میں سے ہر لیک پانے فن کا کوہ ہمالہ تھا۔ ان کی تصنیفات اور ملی کارناموں کے بغیر اسلامی کتب خانہ ناقص اور نامکمل رہے گا۔

جن علوم و فنون کی طرف مسلمانوں نے توجہ کی اور جو خاص اہنگی کی ایجاد ہیں ان میں فنِ فرمان کی ہے۔ ہماری زبان سے جو الفاظ ادا ہوتے ہیں ان میں سے ہر حرف کا ایک خاص محرّج ہے۔ اگر کوئی حرف اپنے محرّج سے ادا ہو تو ٹھیک تنکل میں ادا ہو گا ورنہ اس کی جگہ کوئی دوسرا حرف زبان سے نسلکے گایا کم از کم اشتباہ پیدا ہو جائے گا۔ فن فرمان کو ائمّہ فرمان کے عربی زبان کے پیش نظر ایجاد کیا اس کے اصول و آداب مقرر کیے اور اسے باسم محرّج تنک پہنچا دیا۔ دنیا اس طرح کے کسی فن سے تاوافت نہی۔ اب صوتیات (Phonetics^(۵)) کی طرف توجہ ہو رہی ہے اور وہ ایک فن کے طور پر ابھر رہا ہے۔

اسلامی علوم کا براہ راست یا بالواسطہ قرآن و حدیث سے کسی نہ کسی نوع کا تعلق رہا ہے۔ فن فرمان کی اصلًا اس لیے وجود میں آیا کہ قرآن مجید کی تلاوت صحیح فمارج کے ساتھ ہو۔

عرب کے مختلف قبائل کے لہجے اور عجمیوں کا انداز تلفظ اس پڑا شاندار نہ ہو۔ قرآن مجید اس طرح پڑھا جائے کہ اس کا ایک ایک حرف تھیک تھیک ادا ہو۔ یہ معلوم ہو کہ کہاں وقف کرنا ہے اور کہاں نہیں کرتا ہے؟ وقف ہو تو کتنا ہو؟ کہاں انہمار ہے اور کہاں ادغام؟ کہاں تغییر ہے اور کہاں ترقیت؟ کہاں ملازم ہے اور کہاں غیر لازم؟ کہاں وقف ہے اور کہاں سکتے؟ قرب المخرج حروف میں کس طرح فرق کیا جائے؟ تریل کے کیا قواعد ہیں؟ بد (روال) کس طرح پڑھا جائے کہ حروف اور الفاظ کی صحیح ادائیگی کے ساتھ معانی اور معنوں بھی تمازن ہو۔ فن قرأت کا سلسلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کے ماہر صحابہ کرام تک پہنچتا ہے۔ اس فن میں اس بات کا اہتمام کیا گیا ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت اسی طرح ہو جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے تلاوت فرمائی تھی۔

ہمارے فاضل دوست پروفیسر محمد لیں مظہر صدیقی (صدر شعبہ علوم اسلامیہ مسلم یونیورسٹی لاہور) کے ذوق اور درلنچ پری اور بحث و تحقیق کا خاص موضوع اسلامی تاریخ ہے۔ انھوں نے اس کا درسی جلد کیا ہے۔ وہ اس کے مسائل اور پیچیدگیوں سے اپنی طرح واقف ہیں۔ اس کے درود راز گوشے بھی ان سے مخفی نہیں رہ پاتے۔ ان کی دور بیان نکالیں ہر پہلو کا جائزہ لینے میں کامیاب ہو جاتی ہیں۔

تاریخ اندھیں بھی ان کی ملی جو لانگھائیں شال ہے۔ انھوں نے مختلف جمادات سے اس کا مطالعہ کیا ہے۔ اس کا ایک نیا پبلو اندھیں میں علم قرأت کا ارتقاء ہے، جس سے وہ اس وقت شاکام کر رہے ہیں۔ کتاب کے آغاز میں اندھیں کی تاریخ، اس کے نقشبندی و فراز اور عروج وزوال کا اجاتی ذکر ہے جس سے خوش گواریا دوں کا سر در تیخ خانقہ سے مکبرہ پتونا چلا جاتا ہے۔ اگیا کی کیا تکایت کی جائے اوگلا دشمناں کیا ہو کر طر۔ اس گھر کو آگ لگ کر گھر کے چڑھ سے

پروفیسر محمد لیں مظہر نے اصل موضوع سے عمدہ بہہد اور طرح بحث کی ہے کہ اندھیں میں فنِ ارتقاء کے ارتقاء کی ایک جامع تصویر یا بھرا تی ہے۔ اس کے ساتھ ضمناً اندھیں کی پوری ملی تاریخ کی ایک جملک بھی ہم دیکھنے لکھتے ہیں۔ مستند آخذ نے کتاب کو قابل انتباہ و تساویز کی جیشیت عطا کر دی ہے۔ موقع ہے کہ اس موضوع پر آئندہ کام کرنے والوں کے لیے یہ ایک کامیڈی بک کا کام دے گی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اکتب کو مقبولیت سے نوازے اور مصنف کی ملی فتوحات تادیر اسی طرح جاری ریں اور اس کے ثمرات سے فائدہ اٹھانے کی ہم سب کو سعادت حاصل ہو۔